سوال

(02) شیعہ کیا ہیں کیا نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہمارے پیش امام اور خطیب مولانا دلپذیر صاحب 27-28سال سے ہمارے گاؤں میں فرائض امامت و خطابت سر انجام دے رہے ہیں، اس عرصہ میں وہ مولانا صاحب ہمیں ہر قسم کے مسائل بتاتے رہے اور یہ بھی بتاتے رہے کہ شیعہ رافضی کافر ہے، ان سے نکاح، ان کے ساتھ قربانی میں شریک ہونا، ان کی جنازہ میں شریک ہونا ناجائز اور حرام ہے، ایک دفعہ ایک شیعہ رافضی کے جنازہ میں بعض مسلمانوں کے شریک ہونے پر ان کے نکاح ٹوٹنے کا فتوی بھی دیا، پھر ان لوگوں کا نکاح دوبارہ پڑھا گیا، شیعوں نے مکان سوزی کے جعلی مقدمہ میں مولوی صاحب مذکورہ اور چند دوسرے افراد کو ملوث کیا۔ جس سے مولوی صاحب انتہائی درجہ گھبرا گئے اور اس نے پنچائیت میں تحریری طور پر معافی نامہ دے کر صلح کرلی۔ معافی نامہ میں دائر کیا کہ شیعہ پکے مسلمان ہیں مجھ سے غلطی ہوئی ہے، میں معافی چاہتا ہوں۔ ہم نے ان کو نماز پڑھانے سے منع کر دیا، ایک دوسری پارٹی اس کو امام رکھنے پر مصر ہے۔ سوال طلب امر یہ ہے کہ آیا اس امام کے پیچھے نماز جمعہ وعیدین وغیرہ جائز ہے یا ناجائز؟ (الوالحسن بشر احمد ربانی، میلاں تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علی رسول الله، أما بعد!

بشرط صحت سوال، شیعہ اثناء عشریہ اپنے حسب ذیل پانچ خصوصی عقائد وافکار کی وجہ سے اسلام اور مسلمانوں سے علیحدہ گروہ ہے اور وہ عقائد وافکار یہ ہیں :

1.......اکثر صحابہ مرتد ہوگئے تھے۔ صحابہ کرام باستثناء چند افراد معاذ اللہ منافق اور مرتد ہیں بالخصوص حضرات شیخین یعنی سیدنا ابو بکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق اعظم ۔ نہ صرف یہ کہ کافر پ، منافق، غاصب اور ظالم تھے بلکہ رسوائے زمانہ نمرود، فرعون، ابو جہل حتی کہ ابلیس لعین سے بھی بڑے کافر تھے، جیسے کہ ان کی بنیادی اور مستند کتابوں میں لکھا ہے۔ ملاحظہ ہ شیعی ثقۃ الاسلام ابو جعفر محمد بن یعقوب کلینی کی اصول کافی ''باب فیہ نکث و نتف من التنزیل فی الولایۃ (ج 1 ص 420) بطور نمونہ کی دو حوالے ملاحظہ فرمائیے :

1۔ شیعہ کے درجہ اول کے محدث ملا محمد بن یعقوب اپنے پانچویں امام محمد بن علی الباقر کے نام سے یہ عقیدہ پیش کرتے ہیں :

كان الناس أهل ردة بعد النبي صلى الله عليه وآله) إلا ثلاثة فقلت : ومن الثلاثة؟ فقال : المقداد بن الأسود وأبو ذر الغفاري وسلمان الفارسي رحمة الله وبركاته عليهم وبركاته. (فروع کافی ج8ص249)

''کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد سب لوگ (صحابہ) سوائے حضرت مقداد حضرت ابوذر اور سلمان فارسی کے مرتد ہوگئے تھے۔''

2۔ قرآن کے اندر جو فرعون اور ہامان کا ذکر ہوا ہے یہ دونوں ابو بکر اور عمر ہیں ۔ (اصول کافی اور کتاب حق الیقین) اور اسی کتاب حق الیقین میں یہ تک لکھا ہے کہ صحابہ کا دوست بھی کافر ہے ۔ (ص : 522) اور جہنم میں سب سے پہلے زیادہ سے زیادہ عذاب انہی دونوں کو ہورہا ہے اور ہوتا رہے گا ۔ (کتاب حق الیقین ص 509، 510) یہ تو ہے شیعہ کا عقیدہ صحابہ کے بارے میں ۔ اب قرآن مجید کے بارے میں ان کا عقیدہ فاسدہ پڑھئے ۔

2.........قرآن تحریف شدہ ہے

مسلمانوں کے ہاتھوں میں مسند اول اور موجودہ قرآن مجید اپنی اصل شکل میں نہیں بلکہ معاذاللہ یہ قرآن محرف ہے اور اس میں پانچ قسم کی تحریف کی گئی ہے

(1) کمی (2) اضافہ (3) تبدل حروف (4) تبدل الفاظ (5) سورتوں، آیتوں اور کلمات قرآن میں تبدیلی ۔

(اصول کافی باب فیہ ذکر الصحیفۃ والجامعۃ ومصحف فاطمہ ج 1 ص 239 تا 242)

ملا حسن بن محمد تقی نوری طبرسی کی کتاب فصل الخطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب جو 298 صفحات پر مشتمل ہے، قرآن میں تحریف ثابت کرنے کے لئے لکھی گئی ہے ۔

عن أبي عبداللہ قال إن القرآن الذي جاء بہ جبرئیل سبعۃ عشر ألف آیۃ. (اصول کافی کتاب فضل القرآن ج 2 ص 634)

اصل قرآن وہ ہے جو جبریل رسول اللہ کے پاس لایا تھا اس کی 17 ہزار آیات تھیں ۔ جبکہ مسلمانوں کے پاس قرآن مجید جو مکمل ہے اس کی 6666 آیات ہیں ۔

موجودہ قرآن مکمل اور محفوظ کہنے والا کذب ہے ۔ (اصول کافی کتاب الحجۃ ج 1 ص 228) اور اسی کتاب کے باب النوادر میں ہے کہ شیعوں کا ایک قرآن الجامعۃ ستر ہاتھ لمبا ہے ۔ اصول کافی باب فیہ الصحیحۃ والجفر والجامعۃ ومصحف فاطمہ ج 1 ص 239 تا 242) کی مطابق قرآن مجید ایک نہیں چار ہیں ۔ اور پھر ان کی تفصیل بیان کی گئی ہے ۔ جبکہ قرآن مجید کی متعدد نصوص صریحہ کے مطابق صرف ایک قرآن نازل ہوا تھا اور وہ اپنی اصل شکل میں محفوظ اور متداول ہے ۔ صدق اللہ تعالیٰ :

إِنّا نَحنُ نَزَّلنَا الذِّكرَ وَإِنّا لَهُ لَحـٰفِظونَ ٩ ... سورة التوبة

وَإِنَّهُ لَكِتـٰبٌ عَزيزٌ ٤١ لا يَأتيهِ البـٰطِلُ مِن بَينِ يَدَيهِ وَلا مِن خَلفِهِ تَنزيلٌ مِن حَكيمٍ حَميدٍ ٤٢ ... سورة حم السجدة

3........ائمہ بے پناہ اختیار کے مالک ہیں

ان کے مزعومہ 12 امام مامور من اللہ، مفترض الطاعۃ اور بے پناہ اختیارات کے مالک ہیں ۔ ان کے 12 اماموں پر بندوں کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں ۔ (اصول کافی : باب عرض الاعمال علی النبی والائمۃ ج 1 ص 21) ان کے اماموں کے پاس کے پاس انبیاء کے معجزے بھی تھے ۔ (اصول کافی : فی الباب ما عند الائمۃ من ایات الانبیاء ۔ ج 1 ص 231، 232) ان ائمہ کے پاس تورات، زبور اور انجیل کا مفصل علم بھی محفوظ ہے ۔

(اصول کافی : باب ان الائمۃ عند ھم جمیع الکتب التی نزلت من عند اللہ ج 1 ص 225 تا 227)

ان ائمہ کو ہر جمعرات معراج کرائی جاتی ہے حتی کہ وہ عرش الہی کا طواف بھی کرتے ہیں ۔ (اصول کافی ج 1 ص 245) مزید تفصیل کے لئے اسی کتاب کے درج ذیل ابواب بھی پڑھئے :

باب أن الائمة علیہم السلام یعلمون جمیع العلوم التی خرجت إلی الملائکة والانبیاء والرسل علیہم السلام وباب أن الائمة علیہم السلام یعلمون متی یموتون، وانہم لایموتون الا باختیار ہم وباب أن الأئمة یعلمون علم ماکان وأنہ لایخفی علیہم شیء علیہم شيء وغیرہا

مزید یہ کہ ان کے مزاعومہ 12 امام حضرات انبیاء کی طرح معصوم عن الخطاء بلکہ انبیاء سے بھی افضل ہیں، جیسا کہ ملا باقر مجلسی کی کتاب ''حیات القلوب ج 3 '' میں لکھا ہے ''امامت بالاتر از پیغمبر است '' (ص 10) کہ ان کے علم کلام کے مطابق ان کی مفروضہ اور محترمہ امامت منصب نبوت سے بڑھ کر ہے جو آگے چل کر ختم نبوت کی نفی پر منتج ہوتی ہے، گویا ان کے نزدیک ان کا ہر ایک نبی ہے۔

4......کتمان کا علم

ان کا چوتھا اساسی اور اصولی اہمیت کا عقیدہ کتمان علم ہے جو ان کے زعم کے مطابق عزت وبرتری کا قوی ترین ذریعہ ہے کہ جو ان کے دین کو چھپائے، عزت پائے گا اور جو اس کی اشاعت کرے گا ذلت کا منہ دیکھے گا۔ چنانچہ ان کے چھٹے امام جعفر صادق اپنے ایک مرید اور شاگرد سلیمان کو یوں نصیحت فرماتے ہیں: یا سلیمان إنکم علی دین من کتمہ أعزہ اللہ ومن أذاعہ أذلہ اللہ۔ (اصول کافی، باب کتمان العلم)

5.......تقیہ (خلاف ضمیر عمل)

اسی طرح ان کا بنیادی اور اصولی اہمیت کا ایک پانچواں عقیدہ تقیہ ہے اور یہ عقیدہ اتنا ضروری ہے کہ اگر کوئی شخص تقیہ جھوٹ نہیں بولتا اور متضاد باتیں نہیں کرتا وہ لادین اور بے ایمان ہے۔ جیسا کہ ان کے پانچویں امام جناب ابوجعفر باقر فرماتے ہیں: التقیہ من دینی ودین آبائی ولا إیمان لمن لا تقیہ لہ۔ (أصول کافی: ج 2 باب التقیة ص 218، 219) شیعہ اثناء عشریہ کے پانچوں عقائد اور اسی طرح دوسرے عقائد باطلہ مثلاً الوہیت علی، نبوت علی وکفر ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ وام المومنین حضرت حفصہؓ پر زنا کی تہمت وغیرہ۔ چونکہ رسول اللہ ﷺ پر نازل شدہ ٹھیٹھ اسلام، یعنی کتاب وسنت کی نصوص صریحہ، جلیہ، متواترہ سے از مفرق تا کعب سراسر متصادم ہیں۔ اس لئے ان کے ان عقائد کفریہ کی بنا پر فقہاء، محدثین اور علمائے مذہب اربعہ شروع ہی سے اس فرقہ کو غیر مسلم کہتے چلے آئے ہیں۔ بطور مشتے از خروارے متقدمین اور متاخرین فقہاء، محدثین اور محققین علمائے امت اور ماہرین شریعت کی چند تصریحات زیب قرطاس ہیں۔

1۔ امام مالک متوفی 179ھ کا فتوی:۔

سورۂ فتح کی آخری آیت کے ایک ٹکڑے لیغظ بہم الکفار کی تفسیر میں امام ابن کثیر رقم فرماتے ہیں:

من ہذہ الآیة انتزع الإمام مالک رحمة اللہ علیہ فی روایة عنہ بتکفیر الروافض الذین یبغضون الصحابة رضی اللہ عنہم قال: لأنہم یغیظونہم ومن غاظ الصحابة رضی اللہ عنہم فہو کافر لہذہ الآیة ووافقہ طائفة من العلماء رضی اللہ عنہم علی ذلک والحدیث فی فضل الصحابة رضی اللہ عنہم والنہی عن التعرض بمساویہم کثیرة ویکفیہم ثناء اللہ علیہم ورضا عنہم. (تفسیر ابن کثیر: ج 4 ص 20)

''امام مالک نے سورۂ فتح کی اس آیت سے یہ استدلال کرتے ہوئے ان رافضیوں پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے جو صحابہ سے بغض وحسد رکھتے ہیں۔ کیونکہ صحابہ کے مقام رفیع کو دیکھ کر جلتے ہیں اور جو شخص صحابہ سے جلتا ہے وہ اس آیت شریفہ کی رو سے کافر ہے اور امام مالک کے فتوی سے علماء کی ایک جماعت نے موافقت کی ہے اگرچہ صحابہ کے فضائل ومناقب میں اور ان کی بدگوئی کی ممانعت میں احادیث کثیر مروی ہیں تاہم اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں صحابہ کرام کی جو تعریف وثنا اور ان سے اپنی رضا کی جو آیات نازل فرمائی ہیں ان کو وہی کافی ہیں۔ مزید کسی تزکیہ کی حاجت نہیں۔''

2۔امام شافعی متوفی 202ھ کا فتوی :

وواقفہ الشافعی رحمہ اللہ علیہ فی قولہ بکفرہم ووافقہ أیضا جماعۃ من الأئمۃ – (الصواعق المحرقۃ : ص210)

''رافضیوں پر کفر کے فتویٰ میں امام شافعی اور ائمہ اہل سن کی ایک جماعت نے امام مالک سے موافقت فرمائی ہے ۔''

3۔امام ابوحنیفہ 150 ھ کا فتویٰ :

فمذہب أبی حنیفۃ رحمہ اللہ علیہ أن من أنکر خلافۃ الصدیق و عمر فہو کافر علی خلاف ما حکاہ بعضہم وقال الصحیح إنہ کافر۔ (الصواعق المحرقۃ : ص210)

''امام ابوحنیفہ کے نزدیک شیخین کی خلافت کا منکر کافر ہے ، اگرچہ اس مسئلہ میں بعض اس سے فتویٰ کے خلاف نقل کیا ہے مگر امام ابوحنیفہ کے صحیح مذہب میں شیخین کی خلافت کا منکر کافر ہے ۔''

فتاویٰ بیعیہ میں بھی یہی منقول ہے ۔ شرح عقیدہ طحاویہ میں ہے :

جبہم (الصحابۃ) دین وإیمان وإحسان و بغضہم کفر ونفاق وطغیان . (ص528تا533)

''صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے قلبی محبت دین ، ایمان اور احسان کی شناخت ہے اور ان سے بغض رکھنا کفر ، نفاق اور اسلام سے سرکشی کی دلیل ہے ۔''

۴۔امام ابویعلی الحنبلی متوفی 307ھ کا فتویٰ :

وقال أبو یعلی الحنبلی الذی علیہ الفقہاء فی سب الصحابۃ إن کان مستحلا کفر – (الصواعق المحرقۃ : ص258)

کہ اگر کوئی بدقسمت صحابہ کو گالی دینا حلال سمجھتا ہے تو وہ فقہائے امت کے نزدیک کافر ہے ۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ کے فتاویٰ بھی اگے چل کر لکھے جائیں گے

امام ابوزرعہ رازی متوفی 207 کا فتویٰ :

إذا رأیت الرجل ینتقص أحدا من أصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعلم أنہ زندیق لأن رسول اللہ ﷺ عندنا حق والقرآن حق وإنما أدی إلینا ہذا القرآن والسنۃ أصحاب رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ وإنما یریدون أن یجرحوا شہودنا لیُبطلوا الکتاب والسنۃ والجرح بہم أولی وہم زنادقۃ (الصواعق المحرقۃ : ص34)

''جب تم کسی ایسے شخص کو دیکھو کہ جو کسی ایک صحابی پر تنقیص (بدگوئی) کر رہا ہو تو جان لو وہ زندیق ہے کیونکہ ہمارے نزدیک رسول اللہ ﷺ اور قرآن مجید دونوں حق ہیں ۔ قرآن مجید اور رسول اللہ ﷺ کی تمام سنتیں صحابہ کرام ہی نے ہم تک پہنچائی ہیں ۔ گویا صحابہ کرام ہمارے دین کے اولین گواہ ہیں ۔ لہٰذا ان کی بدگوئی کرنے والے دراصل ہمارے گواہوں پر جرح کر کے کتاب وسنت کو باطل کرنا چاہتے ہیں حالانکہ یہ جرح کرنے والے خود جرح کے بالاولیٰ مستحق ہیں اور زندیق ہیں ۔''

امام ابن حزم متوفی 456ھ کا فتویٰ :

إن الروافض ليسوا من المسلمين إنما ہی فرق حدث اَولہا بعد موت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بخمس وعشرين سنۃ ، وہی طائفۃ تجري مجری الیہود والنصاری فی الکذب والکفروہی طوائف :اَشدہم غلواًیقولون بالہیۃ علی بن اَبی طالب والاِہیۃجماعۃ معہ (الفیصل : ج 2 ص 78)

''رافضی لوگ مسلمان نہیں۔ ان کا پہلا گروہ حضرت علی کی وفات سے کئی پچیس سال بعد پیدا ہوا، یہ لوگ کذب بیانی اوراپنے کفر میں یہودو نصاریٰ کی راہ پرچلتے ہیں۔ شیعوں کا یہ فرقہ دوسرے فرقوں کی نسبت اس قدر غالی واقع ہوا ہے کہ حضرت علی اور ایک جماعت کو الٰہ مانتا ہے۔''

نیز ارقام فرماتے ہیں :

وکل ہذا کفر صریح لاخصائیہ واَما الغالیۃ من الشیعۃ فہم قسمان : القسم الاول اَوجبت النبوۃ بعد النبی ﷺ لغیرہ والقسم الثانی اَوجبوا الالہیۃ لغیرہ الہ عزوجل فلحقوا بالنصاری والیہود وکفروا اَشد الکفر۔ (الفیصل ج 4 ص 183)

''شیعہ کی یہ تمام ہفوات کھلا اور ننگا کفر ہیں۔ غالی شیعوں کے دو گروہ ہیں : ایک گروہ نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد حضرت علی وغیرہ کو نبی مانتا ھے اور دوسرا گروہ حضرت علی کو الٰہ کہتا ہے۔ اس ترح یہ دونوں گروہ اپنے ان باطل معتقدات کیوجہ سے یہودو نصاریٰ کے ساتھ مل چکے ہیں اور بدترین کافر ہیں۔''

امام موصوف نیز رقم طراز ہیں :

القول باَن بین اللوحین تبدیلا کفر صریح وتکذیب رسول اللہ ﷺ۔ (الفیصل ج 4 ص 182)

''شیعہ کا یہ عقیدہ کہ دونوں لوحوں کے درمیان قرآن مجید محرف اور تبدیل شدہ ہے، کفر صریح اور تکذیب رسول ﷺ پر مبنی ہے۔۔۔ عربی۔۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ المتوفٰی ۷۲۸ھ کا فتویٰ :

اَما من اقترن بسبہ دعوی اَن علیا اِلہ اَو انہ کان ہو النبی واِنما غلط جبریل فی الرسالۃ فہذا لاشک فی کفرہ بل لاشک فی کفر من توقف فی تکفیرہ – (الصارم المسلول : ص 591)

''جو شخص صحابہ کرام کو گالیاں بکنے کے ساتھ ساتھ حضرت علی کو الٰہ مانتا ہو یا یہ عقیدہ رکھتا ہو کہ نبی تو دراصل حضرت علی تھے۔ جبریل نے غلطی سے محمد ﷺ بن عبداللہ کو رسول بنا دیا تو ایسے شخص کے کفر میں قطعاً کوئی شک نہیں، بلکہ ایسے بدبخت کے کفر توقف کرنے والا بھی بلاشبہ کافر ہے۔''

الشیخ موصوف مزید رقم طراز ہیں :

وکذلک من زعم منہم اَن القرآن نقص منہ آیات وکتمت اَو زعم اَن لہ تاَویلات باطنۃ تسقط الاَعمال المشروعۃ ونحو ذلک ، وہؤلاء یسمَّون القرامطۃ والباطنیۃ ، ومنہم التناسخیۃ ، وہؤلاء لا خلاف فی کفرہم . (الصارم المسلول : ص 591)

''اسی طرح جس شخص کا یہ عقیدہ ہوکہ موجودہ قرآن ناقص ہے اوراس کا کچھ حصہ چھپا لیا گیا ہے، یا وہ اعمال مشروعہ کے ابطال کےلئے باطنی تاویلات کو جائز جانتا ہو، جیسا کہ قرامطہ باطنیہ اور تناسخیہ وغیرہ شیعی فرقوں کے عقائد ہیں تو ان کے کفر میں کسی کو بھی اختلاف نہیں۔''

یعنی یہ فرقے بالاتفاق اہلسنت والجماعت کافر ہیں۔ الشیخ ممدوح ایک اور مقام پر صحابہ کرام کے ایمان میں شک کرنے والوں کے بارے میں ارقام فرماتے ہیں :

واما من جاوز ذلک إلی أن زعم انہم ارتدوا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم, إلا نفرا قلیلا یبلغون بضعۃ عشر نفرا أوانہم فسقوا عامتہم فہذا لاریب أیضا فی کفرہ, لأنہ کذب لما نصہ القرآن فی غیر موضع : من الرضی عنہم, والثناء علیہم,, بل من یشک فی کفر مثل ہذا فإن کفرہ متعین (الصارم المسلول : ص592)

''جو شخص تفضیل علی یا سب صحابہ سے آگے بڑھ کر یہ عقیدہ رکھے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد ماسوائے دس پندرہ افراد کے دوسرے تمام صحابہ معاذاللہ مرتد یا فاسق ہو گئے تھے تو ایسے شخص کے کفر میں قطعا کوئی شبہ نہیں کہ وہ قرآن مجید کی ایسی بیش از بیش آیات صریحہ کو جھٹلا رہا ہے جن میں اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کے ایمان و اخلاص اوران کی جہادی کاوشوں کو خراج تحسین پیش فرمایا ھے اوران کو اپنی رضا کا سرٹیفکیٹ جاری فرمایا ہے، لہٰذا جو شخص ایسے بدبخت کے کفر میں شک کرتا ہے وہ کافر ہے۔''

شیخ الاسلام امام محمد بن عبدالوہاب متوفٰی 1206 کا فتویٰ:

آپ نے رافضیوں کی قباحتوں کی تردید میں ایک مستقل رسالہ تصنیف فرمایا ہے جس میں آپ نے تصریح فرمائی ہے کہ جو شخص موجودہ قرآن مجید کے خلاف عقیدہ رکھے وہ کافر ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق کی خلافت بلا فصل کے اثبات میں منقول احادیث، اجماع صحابہ اور جمہور امت کے حق پر ہونے کے دلائل اتنی کثرت کے ساتھ موجود ہیں کہ ان کا شمار مشکل ہے۔ جو شخص جمہور صحابہ کو (معاذاللہ) ظالم، فاسق قرار دے اور ین کے اجماع کو باطل قرار دے یا باور کرے وہ دراصل رسول اللہ ﷺ کی تنقیص کرتا ھے اور آپ ﷺ کی تنقیص کفر ہے۔

مجدد العلوم النبویہ سید نواب صدیق حسن خاں المتوفٰی 1307 کا فتویٰ:

وأبعد ہم الأمامیۃ وأما الغالیۃ فلیسوا بمسلمین ولکنہم أہل ردۃ وشرک (خبیئۃ الاکوان : ص15)

"دوسرے شیعی فرقوں کی نسبت امامیہ فرقہ اہل سنت سے بہت ہی دور ھے۔ رہے غالی شیعہ تو یہ لوگ مسلمان ہر گز نہیں بلکہ مرتد اور مشرک ہیں۔''

ومن جحد شیئا من القرآن وفارق الإجماع من العجاردہ وغیرہم فکافر بإجماع الأمۃ. (خبیئۃ الاکوان : ص15)

''جو شخص موجود اور متداول قرآن مجید کے محفوظ اور مکمل ہونے کا انکار کرے اور اجماع امت سے الگ راہ اختیار کرے جیسے فرقہ مجاروہ وغیرہ تو یہ شخص بالاجماع امت کافر ہے۔''

ومن قول الکیسانیۃ أن البداء جائز علی اللہ فہو کفر صریح. (خبیئۃ الاکوان : ص31)

''شیعہ کے فرقہ کیسانیہ کا یہ قول کہ اللہ تعالیٰ کو بدا ٔ ہوتا ہے۔ کفر صریح ہے۔''

قاضی عبدالاحد خانپوری متوفٰی 1347 کا فتویٰ:

آپ ایک استفتاء کے جواب میں ارقام فرماتے ہیں:

مطلق روافض کی تکفیر میں فقہاء کا نزاع اور تفصیل ہے۔ جو رافضی حضرت ابوبکر صدیق خلیفہ رسول صحبت سے منکر ہو، جو قرآن سے ثابت ہے، یا ان کی بیٹی عائشہ صدیقہ بنت الصدیق، ام المؤمنین حبیبہ، رسول اللہ ﷺ المبراۃ من فوق سبع السموات کو تہمت زنا کی دے اور رسول اللہ ﷺ کو معاذاللہ زانیہ وفاحشہ کا زوج قرار دے۔

کیونکہ یہ امور قرآن مجید سے ثابت ہیں۔ یا کسی ایسی بات کا انکار کرے۔ جو بالتواتر ثابت ہے۔ یا علی ابن ابی طالب میں غلو کرے اور اعتقاد الوہیت کا ان میں رکھے۔ یا نسبت غلطی کی

جبرائیل کی طرف کرے پیغمبری پہنچانے میں کہ بجائے علی کے محمد ﷺ کو دے دی، یا قرآن شریف کی کی حفاظت کا منکر ہو کہ قرآن چالیس پارہ تھا۔ دس پارہ جو علی کی مدح میں تھا وہ مسلمانوں نے چھپا لیا، یا کسی اور بات کا انکار کرے جو ضروری الثبوت ہو ضرورت دین سے بالاتفاق کافر ہے اور اکثر فقہاء کے نزدیک ساب شیخین (گالی دینے والا ابوبکر و عمر کا) کافر ہے۔

حضرت قاضی صاحب کا یہ جواب سات صفحات پر مطبوع ہے اور اس کے اخر میں آپ کے 26 نامور معاصرین علمائے کرام کی تصدیقات او تصویبات درج ہیں، ان کا راولپنڈی اور اس کے نواح کے ساتھ تعلق ہے۔ اس رسالہ کی فوٹوسٹیٹ ہمارے پاس محفوظ ہے۔ (رسالہ رد رفض)

مولانا شرف الدین محدث دھلوی متوفٰی 1381 کا فتویٰ:

حضرت علی کی طرح خلافائے ثلاثہ بھی مہاجر ہیں۔ اور یہ امر بدیہی ہے اور تواتر سے ثابت ہے۔ بسبب ارشاد باری تعالی:

وَالسّٰبِقونَ الأَوَّلونَ مِنَ المُهٰجِرينَ وَالأَنصارِ وَالَّذينَ اتَّبَعوهُم بِإِحسٰنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنهُم وَرَضوا عَنهُ وَأَعَدَّ لَهُم جَنّٰتٍ تَجرى تَحتَهَا الأَنهٰرُ خٰلِدينَ فيها أَبَدًا ذٰلِكَ الفَوزُ العَظيمُ ١٠٠ ... سورة التوبة

اس آیت شریفہ سے روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ خلفائے ثلاثہ وغیر ہم صحابہ مہاجرین وانصار کو کافر، منافق کہنا، ان کو دائمی دوزخی بتانا قرآن مجید کی تکذیب ہے اور یہ کہنا کہ حضور ﷺ کے انتقال کے بعد مرتد ہوگئے تھے یا پہلے سے منافق تھے اور رسول اللہ ﷺ نے ین جنتی بتا کر ان کو بشارت بھی دی۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے بھی اپنے رسول ﷺ کو اس پر مطلع نہ کیا تو پھر آپ ﷺ معصوم کیسے رہے؟ اور اگر اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم نہ تھا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی تجہیل معاذاللہ ہے بہر حال خلفائے ثلاثہ (حضرت صدیق، فاروق اور عثمان غنی) کے بارے میں ایسے ناپاک خیالات صراحاً کفر ہیں۔ (فتاوی ثنائیہ: کتاب الایمان ج 1 ص 190، 191)

مفتی اعظم حافظ عبداللہ محدث روپڑی متوفٰی 1387 کا فتویٰ:

ایسے ہی ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں: ان فرق کے زندیق، ملحد، بدعتی ہونے پر کوئی شک نہیں۔ البتہ کافر ہونے میں تفصیل ہے۔ مرزائیہ، چکڑالویہ تو بے شک کافر ہیں۔ معتزلہ، جہمیہ، قدریہ، جبریہ بھی تقریباً ایسے ہی ہیں۔ لیکن صاف کافر کہنا مشکل ہے۔ رافضیہ میں سے غالی قطعاً کافر ہیں جو حضرت ابوبکر صدیق وغیرہ کو مرتد کہتے ہیں، زیدیہ کافر نہیں۔ (فتاوی اھل حدیث (روپڑیہ) کتاب الایمان ج 1 ص 1)

مولانا عبدالسلام سلفی بستوی دہلوی المتوفٰی 1394ھ کا فتویٰ:

علامہ نووی شارح صحیح مسلم تحریر فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام کو گالی دینا حرام ہے، بلکہ بعض بزرگوں کے نزدیک صحابہ کو گالی دینے والا کافر ہے، واجب القتل ہے۔ (فتاوی عبد السلام سلفی بستوی: ص 235، 236)

مشہور زمانہ اہل حدیث سکالر علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید 1407ھ کا فتویٰ:

أن القوم يدينون بدين هو غير دين الله الذي جاء به محمد بن عبد الله، نبي الله وصفيه صلوات الله وسلامه عليه، ويؤمنون بالقرآن غير القرآن الموجود في أيدي الناس، والمنزل من الله على قلب المصطفى، نزل به الروح الأمين- صلى الله عليه وسلم -، ولهم عقائد ومعتقدات لا تمت إلى الإسلام بصلة والإسلام منها بريء (الشيعة وأهل البيت: 3، 4)

''شیعہ حضرات ایسے دین پر عمل پیرا ہیں جو اللہ تعالیٰ کے نبی اور اس کے برگزیدہ رسول محمد بن عبداللہ ﷺ کا لایا ہوا دین ہرگز نہیں، وہ ایسے قرآن پر ایمان رکھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی ترف سے بذریعہ روح الامین حضرت محمد ﷺ کے قلب شریف پر نازل ہوانے والے متداول اور موجودہ قرآن کے علاوہ کوئی اور ہی قرآن ہے اور وہ ایسے عقائد اور نظریات اختیار

کیئے ہوئے ہیں جن کا اسلام کے ساتھ کسی بھی درجہ میں قطعاً کوئی تعلق نہیں اور اسلام ان کے ایسے عقید و نظریات سے بری اور بیزار ہے۔

حضرت مولانا عطاء اللہ حنیف خشی سنسن نسائی متوفیٰ 1407ھ کا فتویٰ:

واقعی شیعہ شیعی مسلمات کی رو سے اسلام سے علیحدہ قوم قرار پائی ہے۔

خلاصہ:

خلاصہ کلام یہ ہے کہ شیعہ اثناء عشریہ اپنے مذکورہ بالا عقائد باطلہ اور نظریات فاسدہ کی وجہ سے کافر اور اسلام سے علیحدہ قوم ہے۔ لہٰذا ان کے ساتھ میل جول، مناکحت، ان کی عیادت، جنازہ میں شرکت، ان کی مجالس میں حاضری اور تعزیہ کے جلوس وغیرہ بدعات و خرافات میں شمولیت ہر گز جائز نہیں۔ اور مولوی دلپزیر صاحب کی رائے اہل سنت والجماعت کے عقائد صحیحہ کے سراسر خلاف اور غلط ہے۔ ان کو اپنے غلط رویے سے توبہ کرلینی چاہیے ورنہ ان کی امامت جائز نہیں، یعنی ان کی اقتداء میں نماز، عیدین وغیرہ ہر گز جائز نہیں کیونکہ وہ باطل اور خلاف اسلام عقائد لوگوں کو پکے مسلمان قرار دے کر صراط مستقیم سے بھٹک کر گمراہ ہوچکا ہے۔ اس کی حامی پارٹی کو بھی بشرطیکہ وہ عقیدہ اور عمل میں اہل سنت ہیں، اس قسم کے مولوی کی امامت قائم رکھنے کےلئے اصرار نہیں کرنا چاہیے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص95

محدث فتویٰ